(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Critical Review of "Qissa Heer Ranjha" by Maulvi Allah Bakhsh Khadim Makhan Belvi

Tasleem Bibi (M.Phil Scholar)
Dr. Muhammad Shahid Habib
Hafiz Ghulam Rasool Raza
Institute of Humanities and Arts
Khwaja Fareed University of Engineering
& Information Technology
Rahim Yar Khan
Institute of Humanities and Arts
Khwaja Fareed University of Engineering
& Information Technology
Rahim Yar Khan
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University Islamabad &
Faculty Member, University of Gujrat
Email: gh.rasulraza786@gmail.com

Abstract

The saints and the aslaaf always kept the Qur'an and Sunnah in mind while performing the duty of preaching Islam. They also preached the religion considering the speakers' mental level and the regional language. As this article is entitled "A Critical Review of Maulvi Khadimullah Bakhsh's Qissa Heer Ranjha", it has been revealed in this research that in most parts of Maulvi Khadimullah Bakhsh's book Qissa Heer Ranjha, no subject or poem has been found that is not related to the Qur'an, Hadiths and moral teachings in some way or the other. Everywhere, the meaning of the Qur'an's verses was interpreted and translated and the meaning of hadiths was seen. On the one hand, references to the Qur'an and Hadith, mention of prophets and angels, mention of companions, saints, and Islamic personalities, and Islamic and historical places are mentioned from place to place, while on the other hand, keeping in mind the mentality of the people of ancient times, a very sweet and sweet language has been used in the cultural context. Here it is also an explanation of the saying that if people's mental level is kept in mind, then it is more effective.

Key Works: Qissa Heer Ranjha, Moulvi Allah Bakash Khadim, Quran & Hadith

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

پس منظری مطالعہ:

کو ئی شاید ایسا ہو جس نے ہیر رانجھا کی داستا ن کے بارے میں نہ سنا ہو- پنجا ب کی یہ داستا ن محبت بہت مقبول ہوئی اور محبت کی سچی علامت بن گئی -اس داستان کو ادب میں خاطر خواہ جگہ ملی لیکن وارث شاہ کی کہا نیو ں میں جو ہیر رانجھا کا ذکر ملتا ہے وہ مثال ہے -ہیر رانجھا کی کہانی پنجا بی ادب کا اہم حصہ ہے - اس میں قصے کو وارث شاہ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے لکھا -جس میں سانوں شاہ حسین کی کافیاں (۱۰۳۹-۱۰۹۷)،بھائی گر داس کی لکھی وار، بلھے شاہ کی کافیا ں (۱۶۸۰-۱۷۰۸)،یہ قصہ کی شکل میں سب سے پہلے "ہر ی داس ہر یا" میں ملتا ہے-جو کہ مغلیہ دور کے شہنشاہ بابر، اکبر اور ہمایوں کے دور کا عینی شاہد ہے-یہ قصہ اس نے پنجابی میں لکھا اس کے بعد گنگ بھٹ نے اسے ہندی میں لکھا اور کولاہی نے اسے فارسی میں لکھا -

ہیر رانجھے کا عشقیہ قصہ ابر اہیم بہلول لودھی کے وقت کا ہے۔اور دمودر نے اسے (۱۴۸۶-۱۵۶۸) پہلی بار پنجابی اشعار کی شکل میں لکھا ۔اس کے علاوہ بھی بہت سے شاعروں نے اسے لکھا۔وارث شاہ سے اکیس سال پہلے شاہ جہاں مغل نے اسے پنجابی میں لکھا ۔وارث شاہ کا قصہ ہیر رانجھا ۱۱۸۰ھ میں مکمل ہوا اور سب سے زیادہ شہرت بھی وارث شاہ کےلکھے ہوئے قصے کو ملی۔ انیسویں صدی میں ہوپ پر یس لاہور نے اس فارسی رسم الخط میں شائع کیا۔پیر وارث شاہ کے قلمی مستند نسخے نہ ملنے کی وجہ سے لو گو ں نے اپنی مرضی سے اس میں بہت کچھ شامل کر دیا۔اگر ہم پ پر یس کے نسخے کو اصلی مان لیں تو یہ تحقیق کا محتا ج ہے کیو نکہ عام طور پر اس میں ۴۳۱یا۴۳۵ بند ہیں لیکن اس نسخہ میں ۷۴۹بند ہیں یعنی اس میں الحاقی اشعار موجود ہیں ۔اس کے بعد میاں ہدایت اللہ (۱۸۸۵) ،پیراں دتہ گڑھ ، میاں محمد سو ختہ ،تاج الدین تاج وغیرہ سب الحاقی نسخے ہیں کیو نکہ الحا قی اشعار کا اضا فہ تو پہلے ایڈیشن سے شروع ہو گیا تھا ۔آج لوگو ں میں کا فی ایسے اشعار موجود ہیں جو کہ سرے سے وارث شاہ کے ہیں نہیں۔ پنجابی ادبی اکیڈمی لاہور 1960ء میں شیخ عبد العز یز جنہو ں نے قلمی نسخے کو بنیاد بنا کر متن تیار کیا ان کا دعویٰ ہے کہ انہیں یہ مو ضع ملکہ ہانس (ضلع سا ہیوال)سے ملاجس کی ایک مسجد میں حضرت وارث شا ہ نے بیٹھ کر یہ قصہ ہیر رانجھا لکھا اور اس کو کا فی کا میا ب بھی سمجھا جاتا ہے۔

دمو در اور وارث شاہ میں اختلا ف:

اب بات یہ ہے کہ ان قلمی نسخوں میں اختلا ف کیو ں ہے پہلی بات یہ کہ جب وارث شاہ کی کہا نی تخلیق ہوئی -تو اس وقت اصلی نسخے کی نقل تھی یا سب حا فظے کی بنیا د پر تھا -

دمو در نے پہلی بار اسے پنجابی اشعار میں یہ قصہ لکھا اس میں رانجھے کے باپ نام معظم تھا - اور رانجھے کے تین بھائی تھے لیکن وارث شاہ نے باپ کا نام 'مو جو' اور رانجھے کے سات بھا ئی لکھے ہیں-

دمو در نے ہیر کی ماں کا نام 'کندی'اور وارث شاہ نے 'ملکی'لکھا ہے-

دمو در نے لکھا ہے کہ رانجھے کے رانجھے کی منگنی یعقو ب خان وڑائچ کی بیٹی سے لیکن وارث شاہ نے اس کا ذکر نہیں کیا-

دمو در نے نکا ح کے وقت ہیر کی عمر نو سال لکھی ہے اور وارث شاہ نےاسے خو بصو رت نوجوان لکھا ہے-وارث شاہ نے لکھا کہ ہیر کا نکاح قاضی نے پڑھایا لیکن دمودر نے کسی بر ہمن کا تذکرہ کیا-

دمو در قصہ کے آخر میں لکھتا ہےکہ ہیر اور رانجھا دشمنوں سے بچ کر مکے چلے گئے اور وہیں رہے لیکن وارث شاہ پہلے شاعر ہیں جنہوں نے قصہ کا اختتام دکھی انداز میں پیش کیا-وارث شاہ کہتا ہے کہ ہیر کے والدین نے رانجھے سے کہا کہ بارات لے کر آؤ اور ہیر سے شادی کر کےلے جاؤ-رانجھا چلا گیا تو ہیر کے گھر

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

والوں نے اسے زہر دے کر مار دیا اور رانجھے کو خط لکھا کہ ہیر مر گئی ہے تو رانجھا بھی یہ خبر سن کر غم سے مر گیا-

ثقافت:

پاکستان اور بھارت میں متعدد بار ہیر رانجھا کے نام کی فلمیں بن چکی ہیں -پنجاب میں اس کو دیگر مو اقع پر گایا اور سنایا جاتا رہا - اس کو پاک وہند کے متعدد گلو کاروں نے گایا -آج بھی پنجاب کے دیہا تو ں میں بزرگ شخصیا ت اس سے لطف اند وز ہو تے ہیں-

قصہ ہیر رانجھا پرگاناگانے والے گلو کار:

اس کو گانے والے چند گلو کاروں کے نام یہ ہیں؛

عابدہ پروین ، برکت سدھو ، شوکت علی ، ہما صفدر ،سنیل سنگھ ڈوگرا ، مدن گوپال سنگھ

عالم لوہار ، طفیل نیا زی ، لیا قت ، عنایت حسین بھٹی ، اقبال بانو ، مستری عبداللہ

گرداس مان ، غلام علی ، نور جہاں ، ہنس راج ہنس ، تیمور افغانی ، حنا نصر اللہ

قصہ ہیر رانجھا پر بننے والی فلمیں:

نام	سال	پروڈیوسر
ہیر رانجھا	1928 ء	فاطمہ بیگم
ہیر رانجھا	1932ء	عبدالرشید کادار
ہیر رانجھا	1956 ء	حمید بٹ
ہیر سیال ،	1965ء	جعفر بخاری
ہیر رانجھا ،	1970ء	مسعود پرویز
ہیر رانجھا	1992ء	ہر میش ملہو ترا
ہیر رانجھا	2009ء	ہر جیت سنگھ
ہیر رانجھا	2017ء	ہرجیت سنگھ

قصہ ہیررا نجھا کے تراجم:

قصہ ہیر رانجھا کے پنجابی کے علاوہ تر اجم:

میر ے مطالعہ کے مطابق داستان ہیر رانجھا 2500 سال کے قریب پرانی ہے ۔اس داستان کو لکھنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے جوکہ پچھلی25صدیو ں میں اس کو لکھتے آ رہے ہیں ۔یہ پنجابی کے علاوہ انگریزی ،اردو ،فارسی ،چینی ،یونانی اور مستعدد دوسری زبانوں میں بھی لکھی گئی۔

وارث شاہ کا جو نسخہ ہے -اس کو قر یب کر نے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہے -وارث شاہ کے کلام کے ترجمے یونیسکو کی لائبریریوں میں بھی منظو ر کرکے رکھے گئے اور باقی ملکو ں میں بھی -

سید شاہد حسین زیدی نے جواس کا نسخہ مرتب کیا اس میں انہو ں نے وارث شاہ کے پنجابی شعر وں کااردو میں تر جمہ کیا-

عربی میں تراجم:

قصہ ہیر رانجھا کے عر بی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے-

2.3: سندھی میں ترجمہ:

سند ھی زبان میں قصہ ہیر رانجھا کے تر اجم ہو چکے ہیں۔

: اردو میں تراجم:

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

اردو میں مقبول احمد،محمد اسلم،فضل حسین نسیم،میاں رفیق احمد ،حافظ عبداللہ نے اسے ترجمہ کیا-

سنائی ایک کہانی جو ہیر رانجھا کی

تو اہل درد کو پنجابیو ں نے لوٹ لیا

انگریزی میں تراجم:

اس قصہ کو انگریزی زبان میں تراجم مسز ایم لو نگ ورتھ ڈ یجز نےغلام محمد بلو چانی سے سن کر تر جمہ کیا -سررچرڈ ٹمپل نے بھی اس کی نقل کی اور پھر ایچ اے روز اور جے ایس اوس بورن نے بھی اسے انگریزی زبان میں ڈھالنے کا اعزاز حاصل کیا-

اس قصہ کا ترجمہ فرانسیی زبان میں بھی ہوا اور فارسی میں بھی اس کے ترجمے کافی تعداد میں ہیں-

وارث شاہ سے پہلے اس قصے کو بہت سے شعراء نے فارسی اورپنجابی میں پیش کیا-

حال ہی میں امریکہ میں مقیم پنجابی شاعر محمد افضل شاہد کو پنجاب پبلک لائبر یری لاہور سے ہیر رانجھا کا 1859ءکا ایک مسو دہ ملا ہے انھوں نے اس کا انگریزی ترجمہ کیا اور 2014ءمیں راوی گھر سے شائع کردایا-

ہیر وارث شاہ انگریزی (1973ء)،اطالوی (1971ء)،جرمن(1985ء)اور فرانسیی (1988ء)میں ترجمہ ہو چکی ہے جہاں تک میں جانتی ہوں پاکستان میں اس کا سندھی ،کشمیری یا پشتو ترجمہ نہیں ہو ا-

فارسی میں تراجم:

یہ کہانی آغاز سے لے کر اب تک پنجابیوں کی سب سے زیادہ پسند کی جانے والی کہانی رہی ہے۔ فارسی ایک عظیم علمی زبان تھی اور برصغیر کی ریاستی زبان بھی تھی ۔جب یہ کہانی سامنے آئی تو کچھ فارسی شاعروں نے اسے فارسی نظم میں ترجمہ کیا۔درج ذیل میں ان شاعر وں کامختصر تعارف ہے جنھوں نے اس کہا نی کو فارسی زبان میں پیش کیا اور اس کے ساتھ کہانی کر داروں اور واقعات کی ترتیب کا تقابلی تجز یہ بھی کیا۔

فوجا سنگھ (۱۹۷۲ء) پنجاب یونیورسٹی

حسن انوشہ (۱۳۷۵ھ)

ڈاکٹر محمد باقر (۱۹۴۰ء) پنجابی او بی اکیڈمی

دمودر (ہیر دمودر)(۱۹۸۶ء)

ڈاکٹر ظہورالدین احمد (۱۹۷۱ء) لاہورپنجاب یو نیو رسٹی

ڈاکٹر اعجاز احمد ندیم (۲۰۰۹ء)

احوال مولوی خادم اللہ بخش مکھن بیلوی:

قصبہ سندیلہ مکھن بیلہ بھنڈ والی اور پیراں والا کے درمیان ہے۔یہاں سے دریائے چناب 11کلو میٹر کے فاصلے پر ہے ۔صوبہ بلوچستان سے روہیلا قبیلے کے سردار نے یہاں آکر قیام کیا اور یہ قصبہ آبادکیا۔اس لیے اس کو نام روہیلا نوالی مشہور ہو گیا۔یہاں شیخ ،قریشی

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

،راجپوت ،کھرل ،بلوچ ،رند ،چانڈیہ،کمبوہ اور لنگہ قوم کے افراد آباد تھے ۔یہاں سکول ، ہسپتال،بارگاہیں اور مزارات ہیں ۔علم وادب کے حوالے سے مو لوی مسکین ،اللہ دتہ دلریش،خادم حسین اور حافظ یہاں کی پہچان ہیں۔ روبیلا نوالی کے ایک شاعر خادم مکھن بیلوی تھے ۔ جن کا اصل نام حاجی اللہ دتہ المعروف خادم حسین تھا۔ 1840ءمیں پیداہوئے اور 1931ءمیں وفات پائی۔آپ کی نعتوں کے دو مجموعے "گلزار مدینہ"اور "بہار مدینہ" شائع ہوئے۔

اس کے علاوہ ہیر رانجھا جدید اور ڈھو لاخادم بھی آپ کی تصانیف ہیں ۔حاجی خادم اللہ بخش مکھن بیلوی نے قصہ ہیر رانجھا زمیندار محمد حسین چھجڑ ہ کی فر مائش پر لکھا ۔یہ سر ائیکی زبان کا ہیر رانجھا قصہ ہے۔اس کے صفحات کی تعداد 200ہے ۔اس قصہ کو خادم نے 1342ھ میں مکمل کیا اور اس کی تکمیل پر یہ شعر لکھا۔

القصہ تھیافیصل قصہ آیا وچہ تحریراں-

تیر ہ سو بتالی ہجری برکت پنجتن پیراں-

ذولج عیدالضحیٰ مبارک ختم تھیاں تقریراں-

بس تاکید مزید کیتی ہر طر فوں خان امیراں-

اس قصے میں لطیف علی کی سیف الملوک والی بحر استعمال کی گئی ہے- اس کی زبان میں فارسی اور عربی زبان کی آمیزش زیادہ ہے -اس قصہ کو عالمانہ انداز میں لکھا گیاہے- اس میں حمدو نعت کے بعد نواب محمد صادق عباسی امیر بہاولپور کے نواب زادہ سیف اللہ خان آرئیں کی شان میں قصید ے لکھے گئے اور بعد میں اصل قصے کا آغاز کیا گیا-اس قصے کو قاضی نور الدین تاجر کتب مظفر گڑھ نے گلزار ہند اسلم پریس لاہور سے شائع کیا -خادم نے اس قصے کو ایمانی اورعلاقائی لباس پہنایااس قصے میں زبان ،فارسی کے ناموس الفاظ کثرت سے ملتے ہیں- سرائیکی زبان میں خادم حسین کی یہ تحریر سب تحریر وں کی سر تاج ہے- اس کے علاوہ مو لو ی خادم اللہ بخش کی نعتیہ کتابوں میں بھی جدید رنگ جھلکتاہے-

موضوع کاتعارف:

مصنف مو لوی خادم اللہ بخش مکھن بیلوی (۱۹۲۴ء)بمطابق (۱۳۴۲ھ)کی تصنیف قصہ ہیر رانجھا ہے ۔ بہت سے شاعر وں نے اسے شاعرانہ انداز میں لکھا لیکن مولوی خادم اللہ بخش نے کچھ اس طریقے سے شاعر انہ انداز میں قصہ لکھا کہ جگہ جگہ قرآنی آیات کے حو الہ جات ،احادیث مبارکہ ، اسلامی اشعار ،اسلامی شخصیات اور مقامات کا تذکرہ کیا ہے ۔اس مقالے میں ہم جان سکیں گے کہ مصنف نے قرآنی آیات قرآن کی کن سور توں سے لی ہیں۔احادیث مبارکہ کون سی ہیں اور ان کا قصے میں تذکرہ کا مقصد کیا ہے ۔اس تصنیف میں علاقائی زبان سرائیکی میں شعروشاعری کے ذر یعے تبلیغ کر نے کی کوشش کی گئی ہے ۔اس تصنیف کا مواد سردار شہباز صا حب بلو چ نے بڑ ی محنت اور جانفشانی سے اکٹھا کیا ۔اور مولوی خاداللہ بخش کےپاس لائے بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ منت سماجت کی کہ یہ کتاب نقل کر دیں۔بڑ ی مشکل سے اس مواد جمع ہوا جن کا نہ کوئی اوّل تھا نہ آخر۔مصنف نے بڑی محنت سے اس پر جمادی الثانی (1899ھ) میں لکھنا شروع کر دیا۔ اس طرح یہ کتاب اپنے پایہ ء تکمیل کو پہنچ گئی ۔شاعر نے اللہ تعالیٰ کی حمدو ثنا ء سے قصے کا آغاز کیاہے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

تصنیف کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا:

من مومن توحید الہی ذات منزہ باری

پڑھ تمجید مجید حمد دی دمدم لیل نہاری

یعنی خادم اللہ بخش نے قصے کا آ غاز ہی عشق حقیقی سے کیا-اس شعر میں بات کو واضح کیا گیا ہے کہ مومن کے دل میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی محبت ہو تی ہے - ہر مومن کادل ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا ءمیں رہتا ہے - یا اللہ کی محبت کا تقا ضہ ہی یہی ہے کہ مومن کادل ہر دم یعنی دن رات اللہ تعالیٰ کی تو حید کی گواہی دے اور اس کی حمدوثنا ء سے غافل نہ ہو-
مولوی خادم اللہ بخش کی اس کتاب میں ہیر کو روح سے تشبیہ دی گئی ہے اوررانجھا تو خود خدا ہے کہ کیونکہ کائنا ت کی تخلیق سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب آقا دوجہاں سرور کا ئنات ﷺ کا نور پیدا کیا اور اپنے محبو ب کے لیے اس کائنا ت کو تخلیق کیا اور سجایا-

شانِ رسول ﷺ:

یوں تر تیب کے ساتھ خادم اللہ بخش نے اللہ تعالیٰ کی حمدو ثناء کے بعد آپ ﷺ کی شان میں شاعر ی کی جیسا کہ انہو ں نے اپنی تصنیف میں لکھا:

مرسل میر محمد عالی شہنشا ہ امیرے

فجرے صادق واصل پاک بشیر نذیرے

ہے لو لاک خطا ب خدائی چادر آئی تطہیرے

فخر آدم رحمت عالم ارسلنک تنو یرے

واصف پاک محمد ہے شک رب دی ذات قد یرے

صاحب عظمت عزت عظمت ہشمت باتوقیرے

یہ کلام علاقائی زبان سرائیکی میں ہے؛

خادم اللہ بخش نے اپنے کلام میں جابجا اپنا نام استعمال کیا ہے جس کی چند مثالیں یہ ہیں:

اذلدا بردہ در سر ور دا خادم خدمتگا ری
(ص۴)

خادم بن احسان نبی لجپال امت پروردے (ص۷)

خادم ونجڑاں جھوک ضروری کو ڑی کتھا کہانی (ص۱۰)

خادم دی امداد کر و یاشا فعی یو م جزاء دا (ص۱۳)

کلمہ طیب ورد ہوے خادم سکرات خطر وچہ (ص۱۷)

شاد آباد ہمیشہ خادم یادذکر یز دانے (ص۱۸)

ہر دم کرے دعائیں خادم فضل ہووی حمدانی
(ص۲۰)

خادم نازنیاز دا ازلوں عشق بدھایا گانہ
(ص۲۳)

خادم ہر عاشق دا قادر بیڑاپار اوتارے

تذکر ہ واقعہ معر اج النبی ﷺ:

اس تصنیف میں خادم اللہ بخش نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ء کے بعد آ پ کی شان وعظمت کے بارے میں لکھا اور ساتھ آپﷺ کے واقعہ معراج کا حوالہ بھی دیا-جیساکہ:

سبحان الذی آ سر یٰ دا شاھد عالمیان ی
پاک نبی لولاک دا مالک سر ور جمل جہان ی
آ حد کنوں بن احمد سونڑا پا برقعہ انسان ی
شاہ دارین حر مین دا والی عالی فیض رسان ی
رب رحیم محمدﷺ کوں سب فیض کیتا فیضان ی
کل اسراراظہار خفی آ عیانی کیا پنہان ی

اس کے ساتھ ہی خادم نے آپﷺ کی صفت ثنالکھ جیسا کہ ان کلام میں ہے :

صورت مثل میڈے دلبردی نہیں کہیں دور دہر وچہ
نہیں در حور پری تے غلماں نہیں کہیں فرد بشر وچ ہ
نہیں او چمک لسک بجلی وچہ نہیں باران ابر وچہ
نہیں در یوسف مصری تے یعقو ب دے ضعیف جگر وچ ہ
کھول قرآن بیان سمجھ ہے ہر شے ء ورق سطر وچ ہ
طہٰ تے یسیٰن ،مزمل شان نبی ﷺاطہر وچ ہ

عبرت انگیز کلام جہاں فانی:

نواب صادق کی تعر یف میں قصیدے کے بعد خادم اللہ بخش نے ایک نصیحت آمیز اور عبرت انگیز کلام اس جہا ں فانی کے بارے میں لکھا:

دنیا دون زبون زمانہ فانی جمل جہانہ
کوڑی جگ مگ جگ دنیا وی دل وچ سوچ سیا نہ
سٹ گھت فخر وڈائی اکڑ خام خیال نادانہ
دولت گج اے رنج تمامی کنج لحد و یرانہ
دنیا اصل فضول اے جھو ٹی جھوٹا جان سیر انہ
پیک اجل داآن پوچسے ہر کس کوں پر وانہ
ہک لکھ چووی ہزار پیغمبر سر د فتر پا کانہ
کتھ یعقو ب یگانہ یو سف فر خندہ فرزانہ
کتھ سردار نجف اشرف دا شاہ علی مردانہ

مولوی خادم اللہ بخش کے مذہبی اعتقادات :

اس کلام سے مصنف کے مذہبی اعتقادات کا اندازہ ہو تا ہے کہ وہ اس دنیا کو فانی سمجھتا ہے اور اصل عشق تو صرف عشق حقیقی یعنی خدا سے عشق ہی حقیقت ہے باقی سب فنا ہے -کیونکہ آج تک جتنے پیغمبر اور بادشاہ گزرے ہیں کو ئی بھی باقی نہیں رہا سب فنا ہو گئے- بقاء تو صرف خدا کی ذات ہے تو ہمیشہ ہے گی - باقی دنیا کی چیز فانی ہے اور فنا ہو جائے گی-

خلاصہ:

SHNAKHAT

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

اولیاءکرام اور بزگان دین نے دعوت و تبلیغ کا فر یضہ ادا کرتے ہوئےہمیشہ قرآن وسنت پیش نظر رکھااور مخاطبین کی ذہنی سطح اور علاقائی زبان کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دین کی تبلیغ کی- جیسا کہ یہ آرٹیکل "مولوی خادم اللہ بخش کی تصنیف قصہ ہیر رانجھا کا تنقیدی جائزہ ہے" کے عنوان سے ہے تو اس تحقیق میں یہ بات عیاں ہوئی ہےکہ مولوی خادم اللہ بخش کی تصنیف قصہ ہیررانجھا کے اکثر حصے میں کوئی ایسا موضوع یا شعر نہیں پایا گیا جس کا تعلق کسی نہ کسی حوالے سے قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور اخلاقی تعلیمات سے نہ ہو-ہرجگہ قرآن کریم کی آیت کریمہ تفسیر وترجمہ اور احادیث مبارک یاان کا مفہوم ہی نظر آیا-

ایک طرف تو قرآن وحدیث کے حوالے،انبیاءکرام اور فرشتوں کا ذکر،صحابہ کرام ،اولیاءکرام اور اسلامی شخصیات کا تذکرہ، اسلامی اور تاریخی مقامات کا جگہ جگہ ذکرہے تو دوسری طرف قدیم زمانے کے لوگوں کی ذہنیت کو سامنے رکھتے ہوئے ثقافتی تناظر بہت ہی پیاری و میٹھی زبان سرائیکی استعمال کی گئی ہے-

یہاں یہ اس قول مبارک کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ اگر لوگوں کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھ کر کلام کیا جائے تو وہ زیادہ اثرانداز ہوتا ہے-

مصادر ومراجع

القرا ن الکریم

اسلام360ایپ

احمد، ظہور الدین ،ڈاکٹر، شاعریمشمولہ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک و ہند، جلد چہارم، مرتبہ: بدخشانی،مقبول بیگ، پروفیسرلاہور: پنجاب یونیورسٹی1971,ء

بلال زبیری، جھنگ کی لوک کہانیاں، (جھنگ: جھنگ ادبی اکیڈمی1975ء)

د فیاض محمود، سیّد وزیر الحسن عابدی (مرتبین)، تاریخِ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک و ہند، جلد پنجم، (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، 1972ء)،

دمودر، ہیر دمودر، مرتب: محمد ا صف خاں(لاہور: پاکستان پنجابی ادبی بورڈ1984ء)

د فیاض محمود، سیّد وزیر الحسن عابدی (مرتبین)، تاریخِ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک و ہند، جلد پنجم، محولہ بالا،

ڈاکٹر ظہور الدین احمد، شاعری مشمولہ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک و ہند، جلد چہارم، مرتب: پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی، (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، 1971ء)

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

ڈاکٹر محمد باقر، پنجابی قصے فارسی زبان میں، جلد اول(لاہور: پنجابی ادبی اکیڈمی، 1957ء)

ڈاکٹر محمد باقر، پنجابی قصے فارسی زبان میں، جلد دوم (لاہور: پنجابی ادبی اکیڈمی1940ء)

وارث شاہ، ہیر سید وارث شاہ، مرتبہ:شیخ عبدالعزیز(لاہور: پنجابی ادبی اکیڈمی1940ء)

صیح البخاری

صیح مسلم

فوجا سنگھ، History of Punjab، جلد سوم، (پٹیالہ: شعبہ مطالعہ تاریخ پنجاب، پنجابی یونی وسٹی، 1974ء)

کنزالعر فان

محمد افضل خاں، ہیر رانجھا دا قصہ، وارث توں پہلاں تے پچھوں، مشمولہ پنج دریا، لاہور،شمارہ ۱۰-۱۱-۱۲، 1969ء)،

محمد بن عبد اللہ، مشکوۃ شر یف، تاج کمپنی

محمد لقمان سلفی صاحب :ترجمہ تفسیر الرحمن بیان القرآن

مولانا حنیف ندوی.تفسیر سراج البیان، جلد1، ملک سراجدین اینڈسنز-لاہور، 2010ء

Websites

www.tafseer.info

Rekhtadictionary.com

Lahornews.tv/index.php/4:27am/23-04-2022

Jang.com.pk/12:58pm/19-04-2022

https:urdu.sahartv.ir/2:44pm/2-4-2022

https:/: fromurdu.arynews.tv/1:43pm/29-03-2022

https://www.urdupoint.com/11:55am/27-03-2022

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

https://www.express.pk/10:42am/26-03-2022

https://www.almaany.com

https://islamic urdubooks.com/11:01am/1-4-2022

https//:www.urduban.com/1:39pm/19-04-2022

https//:www.medbox.iiab.me/4:19am/20-04-2022

https//:www.dawateislami.net/12:20pm/27-03-2022

https//:www.banuri.edu.pk/10:59am/28-03-2022

https//:urdupoint.com/4:16pm/20-03-2022

https//:urdu news.com/4:32am/23-04-2022

https//:rekhtadictionary.com/1:43pm/19-04-2022

https//:nawaiwaqt.com.pk/11:38pm/2-4-2022

https//:mukaalma.com/1:09pm/9-4-2022

https//:mimimrbook.com/1:53pm/19-04-2022

https//:medbox.iiab.me/4:41am/23-04-2022

https//:girdopesh.com/4:24am/19-04-2022

https//:From.samaa.tv/12:18pm/11-4-2022

https//:from jang.com.pk/1:44pm/29-03-2022

https//:dawateislami.net/4:36am/29-04-2022

https//:darululoom deoband.com/4:33am/23-04-2022

https//:banyuri.edu.pk/4:37am/29-04-2022

https//:amp-dw.com/4:33am/23-04-2022

https//from shaurmag.com/9:40/25-03-2022

https//:From express.pk/12:59pm/11-4-2022

https //:www.historyfinder.net/10:45am/28-03-2022

http://www.dawatislami.net

http://salam ya Muhammad. word press/

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

11:22PM2022/03/16-/

http://religion.asianindexing.com/6:23am/26-03-2022

http://mazameen.com/10:50am/26-03-2

http://dailuy ausaf.com /11:40pm/16-03-2022

http//urdumehfil.net.7:06pm/19-03-2022

http//ban Uri .edu ,pk/11:56pm/23-03-2022
Frome express.pk-delivered by/1:00pm/19-04-2022